ہفتہ وار رسالہ:179
WEEKLY BOOKLET:179

صابر بوڑھا

صفحات 17

صابر وشاکر بوڑھا 01
صبر کی اقسام اور حکم 08
ایک کانٹے پر صبر کا اجر 13
موت کی دعا کرنا کیسا؟ 15

جانشینِ امیرِ اہلِ سنت، حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی مدظلہ العالی

نے یہ بیان 15 جمادی الاولیٰ 1442 بمطابق 31 دسمبر 2020 کو دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں فرمایا

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

صابر بوڑھا

دُعائے عطار: یاربِّ المصطفٰے! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ ’’صابر بوڑھا‘‘ پڑھ یا سُن لے اُسے مُصیبتوں پر صبر کرنے کا حوصلہ عطا فرما، اُس کو پُل صِراط سے سلامتی کے ساتھ گُزار اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دُرود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے یہ کہا: ’’اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ‘‘ اُس کیلئے میری شَفاعت واجب ہو گئی۔ (مُعجم کبیر، ج۵ص ۲۵ حدیث ۴۴۸۰)

فرمائیں گے جس وَقت غلاموں کی شفاعت — میں بھی ہوں غلام آپ کا مجھ کو نہ بُھلانا
فرما کے شَفاعت مِری اے شافِعِ محشر! — دوزخ سے بچا کر مجھے جنت میں بسانا

(وسائلِ بخشش، ص ۳۵۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صابر وشاکر بوڑھا:

عظیم تابعی بُزُرگ حضرت سیِّدُنا امام ابو عمرو عبد الرحمٰن بن عَمرو اَوزاعی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے ایک بزرگ نے یہ واقعہ سنایا کہ میں اولیاء کرام رَحِمَھُمُ اللہ کی تلاش میں صحراؤں، پہاڑوں اور جنگلوں میں پھرتا تاکہ اُن کی صحبت سے فیض یاب ہو سکوں۔ ایک مرتبہ میں اِسی مقصد کے لئے مصر گیا، جب میں مصر کے قریب پہنچا تو ویران سی جگہ میں

ایک خیمہ(Camp) دیکھا، جس میں ایک ایسا شخص تھا جس کے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں (جُذام کی) وجہ سے ضائع ہو چکی تھیں لیکن اس حالت میں بھی وہ اللہ پاک کا نیک بندہ اِن الفاظ کے ساتھ اپنے رب کی حمد و ثنا کر رہا تھا: اے میرے پاک پروردگار! میں تیری وہ تعریف کرتا ہوں جو تیری تمام مخلوق کی تعریف کے برابر ہو۔ اے میرے پاک پروردگار! بے شک تُو تمام مخلوق کا خالق (یعنی پیدا کرنے والا) ہے اور تو سب پر فضیلت رکھتا ہے، میں اس انعام پر تیری حمد (یعنی تعریف) کرتا ہوں کہ تُو نے مجھے اپنی مخلوق میں کئی لوگوں سے افضل بنایا۔

وہ بُزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اُس شخص کی یہ حالت دیکھی تو میں نے کہا: خدا پاک کی قسم! میں اس شخص سے یہ ضرور پوچھوں گا کہ کیا حمد (یعنی اللہ پاک کی تعریف) کے یہ مبارک الفاظ تمہیں سکھائے گئے ہیں یا اللہ پاک کی طرف سے تمہارے دِل میں ڈالے گئے ہیں؟ چنانچہ اِسی ارادے سے میں اس کے پاس گیا اور اُسے سلام کیا، اُس نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں نے کہا: اے نیک بندے! میں تم سے ایک چیز کے متعلق سوال کرنا چاہتا ہوں کیا تم مجھے جواب دو گے؟ وہ کہنے لگا: اگر مجھے معلوم ہوا تو اِنْ شَآءَ اللہ ضرور جواب دوں گا۔ میں نے کہا: وہ کونسی نعمت ہے جس پر تُم اللہ پاک کی حمد کر رہے ہو اور وہ کونسی فضیلت ہے جس پر تُم شکر ادا کر رہے ہو؟ (حالانکہ تمہارے ہاتھ، پاؤں اور آنکھیں وغیرہ سب ضائع ہو چکی ہیں۔)

وہ شخص کہنے لگا: کیا تُو دیکھتا نہیں کہ میرے رَب نے میرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں، میں سب دیکھ چکا ہوں۔ پھر وہ کہنے لگا: دیکھو! اگر اللہ پاک چاہتا تو مجھ پر آسمان سے آگ بَرسا دیتا جو مجھے جلا کر راکھ بنا دیتی، اگر وہ چاہتا تو پہاڑوں کو حکم دیتا

اور وہ مجھے تباہ وبرباد کرڈالتے، اگر اللہ پاک چاہتا تو سمندر کو حکم فرماتا جو مجھے غرق کر دیتا یا پھر زمین کو حکم فرماتا تو وہ مجھے اپنے اندر دھنسا دیتی لیکن دیکھو، اللہ پاک نے مجھے ان تمام مصیبتوں سے محفوظ رکھا پھر میں اپنے رَبِّ کریم کا شکر کیوں نہ ادا کروں، اُس کی حمد کیوں نہ کروں اور اُس پاک پروردگار سے محبت کیوں نہ کروں؟ پھر مجھ سے کہنے لگا: مجھے تم سے ایک کام ہے، اگر کر دوگے تو تمہارا احسان ہوگا، چنانچہ وہ کہنے لگا: میرا ایک بیٹا ہے جو نماز کے اَوقات میں آتا ہے اور میری ضروریات پوری کرتا ہے اور اسی طرح افطاری کے وقت بھی آتا ہے لیکن کل سے وہ میرے پاس نہیں آیا، اگر تم اس کے بارے میں معلومات فراہم کر دو تو تمہارا احسان ہوگا۔ میں نے کہا: میں تمہارے بیٹے کو ضرور تلاش کروں گا اور پھر میں یہ سوچتے ہوئے وہاں سے چل پڑا کہ اگر میں نے اس نیک بندے کی ضرورت پوری کر دی تو شاید اسی نیکی کی وجہ سے میری مغفرت ہو جائے۔

چنانچہ میں اُس کے بیٹے کی تلاش میں ایک طرف چل دیا، چلتے چلتے جب ریت کے دو ٹیلوں کے درمیان پہنچا تو وہاں کا منظر دیکھ کر میں اچانک رُک گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک دَرِنْدہ ایک لڑکے کو چیر پھاڑ کر اُس کا گوشت کھا رہا ہے، میں سمجھ گیا کہ یہ اُسی شخص کا بیٹا ہے، مجھے اُس لڑکے کے فوت ہونے پر بہت افسوس ہوا اور میں نے اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ کہا اور واپس اسی شخص کی طرف یہ سوچتے ہوئے چل پڑا کہ اگر میں نے اس پریشان حال شخص کو اُس کے بیٹے کی موت کی خبر فوراً ہی سنا دی تو سُن کر کہیں یہ بھی فوت نہ ہو جائے، آخر کس طرح اسے یہ غمناک خبر سناؤں کہ اُسے صبر نصیب ہو جائے چنانچہ میں اُس کے پاس پہنچا اور اُسے سلام کیا۔ اُس نے جواب دیا، پھر میں نے اس سے پوچھا: میں تم سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کیا تم جواب دوگے؟ یہ سُن کر وہ کہنے لگا کہ اگر مجھے

معلوم ہو اتو اِنْ شَاءَ اللہ ضرور جواب دوں گا۔ میں نے کہا: تم یہ بتاؤ کہ اللہ پاک کے ہاں حضرت سَیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کا مقام و مرتبہ زیادہ ہے یا آپ کا؟ یہ سن کر وہ کہنے لگا: یقیناً حضرت سَیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کا مرتبہ و مقام ہی زیادہ ہے۔ پھر میں نے کہا: جب آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو مصیبتیں پہنچیں تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اُن بڑی بڑی مصیبتوں پر صبر کیا یا نہیں؟ وہ کہنے لگا: حضرت سَیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام نے کماحقُّہٗ (یعنی جیسا حق تھا ویسا) مصیبتوں پر صبر کیا۔ یہ سُن کر میں نے اُن سے کہا: پھر تم بھی صبر سے کام لو، سُنو! اپنے جس بیٹے کا تم نے ذکر کیا تھا اُس کو درندہ کھا گیا ہے۔ یہ سن کر اُس شخص نے کہا: اللہ پاک کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس نے میرے دِل میں دُنیا کی حسرت ڈالی۔ پھر وہ شخص رونے لگا اور روتے روتے اُس نے جان دے دی۔ میں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ کہا اور سوچنے لگا کہ میں اِس جنگل میں اکیلے اِس کے کفن دفن کا کیسے انتظام کروں گا، ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک مجھے دس بارہ سواروں کا ایک قافلہ نظر آیا۔ میں نے اُنہیں اشارے سے اپنی طرف بُلایا تو وہ میرے پاس آئے اور مجھ سے پوچھا: تم کون ہو اور یہ فوت شدہ شخص کون ہے؟ میں نے سارا واقعہ سُنایا تو وہ وہیں رُک گئے اور اس شخص کو سمندر کے پانی سے غسل دیا اور اُسے وہ کفن پہنایا جو ان کے پاس تھا پھر مجھے اُس کی نمازِ جنازہ پڑھانے کو کہا تو میں نے اُس کی نمازِ جنازہ پڑھائی، پھر ہم نے اس نیک شخص کو اسی خیمے (Camp) میں دفن کر دیا۔ ان نورانی چہروں والے بزرگوں کا قافلہ روانہ ہو گیا، میں وہیں اکیلا رہ گیا، رات ہو چکی تھی لیکن میرا وہاں سے جانے کو دِل نہیں چاہ رہا تھا، مجھے اُس صابر و شاکر بُزرگ سے محبت ہو گئی تھی، میں اُن کی قبر کے پاس ہی بیٹھ گیا، کچھ دیر بعد نیند آگئی تو میں نے خواب میں ایک نورانی منظر دیکھا کہ میں اور وہ شخص ایک سبز قُبّے میں موجود ہیں اور وہ سبز لباس پہنے

کھڑے ہو کر قرآنِ کریم کی تلاوت کر رہا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا: کیا تُو میرا وہی دوست نہیں جس پر مصیبتیں ٹوٹ پڑی تھیں اور وہ اِنتقال کر گیا تھا؟ اُس نے مسکراتے ہوئے کہا: ہاں! میں وہی ہوں۔ پھر میں نے پوچھا: تمہیں یہ عظیم الشان مرتبہ کیسے ملا اور تمہارے ساتھ کیا معاملہ پیش آیا؟ یہ سُن کر وہ کہنے لگا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مجھے میرے رب نے ان لوگوں کے ساتھ جنت میں مقام عطا فرمایا ہے جو مصیبتوں پر صبر کرتے ہیں اور جب انہیں کوئی خوشی پہنچتی ہے تو شکر ادا کرتے ہیں۔ حضرت سَیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے جب سے اُس بزرگ سے یہ واقعہ سنا ہے تب سے میں مصیبت والوں سے بہت زیادہ محبت کرنے لگا ہوں۔ (عیون الحکایات، 1/ 149) **اللہ کریم کی ان پر رَحمت ہو اور اُن کے صَدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

زباں پر شکوۂ رَنج واَلم لایا نہیں کرتے ــــ نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کی طرف سے آئی ہوئی آزمائشوں پر شروع ہی سے صبر کرنا **بہت بڑی عبادت** ہے اور اِس کی توفیق خوش نصیبوں ہی کو مِلا کرتی ہے، ہم اللہ پاک کے کمزور بندے ہیں، ہم اُس سے آزمائشوں کا نہیں بلکہ ہر معاملے میں عافیت، عافیت اور بس عافیت ہی کا سوال کرتے ہیں، مُصیبت میں کپڑے پھاڑنا، سر اور منہ پر ہاتھ مارنا، سینہ پیٹنا، چیخنا چلّانا یہ تمام باتیں حرام ہیں۔

(فیضانِ ریاض الصالحین ص ۳۲۱ مکتبۃ المدینہ)

مُشکلوں میں مرے خدا میری ــــ ہر قدم پر مُعاوَنت فرما
سرفراز اور سُرخرو مولیٰ ــــ مجھ کو تُو روزِ آخِرت فرما

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! ــــ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

”صبر“ کے تین حُروف کی نسبت سے 3 فرامینِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(1) تمہارے ناپسندیدہ بات پر صَبْر کرنے میں خیرِ کثیر (یعنی بڑی بھلائی) ہے۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، ۱/۶۵۹، حدیث:۲۸۰۴)

(2) جب میں اپنے کسی بندے کو اُس کے جسم، مال یا اَولاد کے ذریعے آزمائش میں مبتلا کروں، پھر وہ صبر جمیل کے ساتھ اُس کا استقبال کرے تو قیامت کے دِن مجھے حیا آئے گی کہ اُس کے لیے میزان قائم کروں یا اُس کا نامۂ اعمال کھولوں۔ (نوادر الاصول، الاصل الخامس والثمانون والمائة، ج۲، ص۷۰۰، حدیث:۹۶۳)

(3) ”اللہ پاک فرماتا ہے، جب میں اپنے مومن بندے سے اُس کی کوئی دنیوی پسندیدہ چیز لے لوں، پھر وہ صبر کرے تو میرے پاس اُس کی جزا جنت کے سوا کچھ نہیں۔“

(بُخاری، 4/225، حدیث:6424)

حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یہ حدیث ہر پیاری چیز کو عام ہے، ماں باپ بیوی اولاد حتّٰی کہ فوت شُدہ تندرستی وغیرہ جس پر بھی صَبْر کرے گا اِنْ شَآءَ اللہ جنَّت پائے گا۔ لہٰذا یہ حدیث بڑی بشارت کی ہے۔

(مراٰۃ، 2/505)

مُشکلوں میں دے صبر کی توفیق　　اپنے غم میں فَقَط گُھلا یارب (وسائلِ بخشش، ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صَبْر و نَماز سے مدد چاہو

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک قرآنِ کریم میں 70 سے زائد مرتبہ ”صبر“ کا ذکر فرمایا ہے دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ المدینہ کے ترجمے والے قراٰن ”کنزالایمان مع

خزائن العرفان" صَفحہ 17 پر پارہ 1 سُوْرَۃُ الْبَقَرَہ کی آیت 45 میں اِرشاد ہوتا ہے:

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِیْنَ ۟ ترجمۂ کنزالایمان: اور صبر اور نماز سے مدد چاہو اور بے شک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں۔

صدرُ الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اپنی حاجتوں میں صبر اور **نماز** سے مدد چاہو (مزید فرماتے ہیں:) اِس آیت میں مصیبت کے وقت **نماز** کے ساتھ استعانت (یعنی مدد چاہنے) کی تعلیم بھی فرمائی، کیونکہ وہ عبادتِ بدنیہ ونفسانیہ کی جامع ہے اور اس میں قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ حضور صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اہم امور کے پیش آنے پر مشغولِ **نماز** ہو جاتے تھے، اس آیت میں یہ بھی بتایا گیا کہ مومنینِ صادقین (یعنی سچے مسلمانوں) کے سوا اوروں پر **نماز** گراں (یعنی بھاری) ہے۔ (خزائن العرفان، ص ۱۷)

صبر کی تعریف:

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! صبر کے معنٰی ہیں "روکنا" اِصطلاح میں کامیابی کی اُمید سے مصیبت پر بے قرار نہ ہونے کو صبر کہتے ہیں۔ (تفسیرِ نعیمی جلد ۱ ص ۲۹۹) اور صبر جمیل یہ ہے کہ مصیبت والا دوسروں میں پہچانا نہ جائے اور اِس تک لمبے عرصے تک بہت زیادہ عبادت وریاضت کرکے پہنچا جاسکتا ہے۔ (لُباب الاحیاء، ص 308 مکتبۃ المدینہ)

صَبر پیدا کرنے کا طریقہ:

حجۃ الاسلام **حضرت** سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه فرماتے ہیں: اِبتدائے مصیبت کی شروعات میں صَبر و تحمل ایک مُشکل کام ہے اور پہلے صدمے کے وقت نَفْس پر قابو رکھنا بہت مشکل ہے، ایسے وقت میں اپنے نَفْس سے یوں کہو:

اے نَفْس! یہ مصیبت تو سر پر پڑ چکی ہے اِسے دور کرنے کی اَب صورت اور تدبیر نہیں اور اللہ پاک اِس سے بھی بڑی بڑی مُصیبتوں سے تجھے نجات دے چکا ہے کیونکہ آفتیں اور بَلائیں کئی طرح کی ہوتی ہیں۔ اِس مصیبت اور تکلیف کو بھی اللہ پاک دور فرمادے گا تو اے نَفْس! تھوڑی دیر صَبْر کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھ، تجھے اس کے بدلے ہمیشہ کی خوشی اور بہت بڑا ثواب عطا ہوگا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ صبر و تحمل کے ساتھ کوئی مصیبت مصیبت نہیں رہتی پس تم اپنی زبان کو "اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ" کہنے اور دل کو اُس شے کی یاد میں لگادو جس کی بدولت تمہیں بارگاہِ الٰہی سے اجر حاصل ہو اور مضبوط ارادے والے حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے عظام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کا بڑے بڑے مصائب پر صبر کرنا یاد رکھو۔

امام غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کچھ آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: جب تم دیکھو کہ **اللہ** پاک تم سے دنیا روک رہا ہے یا پھر تم پر مصائب و آلام بڑھا رہا ہے تو یقین کرلو کہ تم **اللہ** پاک کے ہاں عزت اور بلند مقام والے ہو اور وہ تمہیں اپنے دوستوں کے طریقے پر چلا رہا ہے، بے شک تم اُس کی نظرِ رحمت میں ہو۔ (منہاج العابدین ص 302 مکتبۃ المدینہ)

بنادو صبر و رِضا کا پیکر بنوں خوش اَخلاق ایسا سرور
رہے سدا نَرم ہی طبیعت نبیِّ رَحمت شفیعِ اُمّت

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

صَبر کی اقسام اور حکم:

(1) شریعت نے جن کاموں سے منع کیا ہے اُن سے صبر (یعنی رُکنا) **فرض** ہے۔

(2) ناپسندیدہ کام (جو شرعاً گناہ نہ ہو اُس) سے صبر **مستحب** ہے۔ ☆ تکلیف دِہ کام جو شرعاً

منع ہے اُس پر صبر (یعنی خاموشی) **منع** ہے۔ مثلاً کسی شخص یا اُس کے بیٹے کا ہاتھ ناحق کاٹا جائے تو اس شخص کا خاموش رہنا اور صبر کرنا منع ہے، ایسے ہی جب کوئی شخص بُرے اِرادے سے اُس کے گھر والوں کی طرف بڑھے تو اُس کی غیرت بھڑک اُٹھے لیکن غیرت کا اِظہار نہ کرے اور گھر والوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اِس پر صبر کرے اور قدرت کے باوجود نہ روکے تو شریعت نے اِس صبر کو **حرام** قرار دیا ہے۔(احیاء العلوم،۴/۲۰۶)

900 دَرجات:

اللہ پاک کے آخری رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: صبر تین قسم کا ہوتا ہے۔ (1) مصیبت پر صبر (2) طاعت (نیک کام) پر صبر (3) **اللہ** پاک کی نافرمانی سے صبر۔ پس جس نے مصیبت پر صبر کیا **اللہ** پاک اُس کے لئے تین سو دَرجات لکھے گا اور ہر درجہ کے درمیان زمین و آسمان کے درمیان کی مَسافت (یعنی فاصلہ) ہے اور جس نے نیکیوں پر صبر کیا **اللہ** پاک اُس کے لئے چھ سو درجات لکھے گا اور ہر درجے کے درمیان ساتویں زمین سے لے کر مُنْتَہائے عَرش (عرش کی اِنتہا تک) کا فاصلہ ہے اور جس نے گناہ سے صبر کیا **اللہ** پاک اُس کے لئے نو سو درجات لکھے گا اور ہر درجے کے درمیان ساتویں زمین سے لے کر مُنْتَہائے عَرش کا دُگنا فاصلہ ہے۔ (فیضانِ ریاض الصالحین، ص418 مکتبۃ المدینہ)

کوئی دُھتکارے یا جھاڑے بلکہ مارے صَبر کر
مت جھگڑ، مت بڑبڑا، پا اَجر رب سے صبر کر

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

”صبر“ کے تین حُروف کی نسبت سے صبر کے بارے 3 حکایات

(1) رِضائے مولیٰ اَز ہمہ اَولیٰ

صحابی ابنِ صحابی، جنّتی ابنِ جنّتی حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کا ایک بیٹا

بیمار ہو گیا تو آپ کو اِس قدر غم ہوا کہ بعض لوگ یہ کہنے لگے: ”ہمیں اندیشہ ہے کہ اس لڑکے کے سبب اِن کے ساتھ کوئی معاملہ نہ بن جائے۔“ پھر وہ لڑکا فوت ہو گیا۔ جب حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا اُس کے جنازے کے ساتھ جا رہے تھے تو بڑے خوش تھے۔ آپ سے اِس کا سبب پوچھا گیا تو اِرشاد فرمایا: ”میرا غم صِرف اُس پر شفقت کی وجہ سے تھا اور جب اللہ پاک کا حکم آ گیا تو ہم اِس پر راضی ہو گئے۔“ (احیاء العلوم، 172/5)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2) مُرغ، گدھا اور کُتّا:

حضرت سَیِّدُنا ابو عُکاشہ مسروق کوفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص جنگل میں رہتا تھا۔ اُس کے پاس ایک کتا، ایک گدھا اور ایک مرغ تھا۔ مرغ گھر والوں کو نماز کے لئے جگایا کرتا تھا اور گدھے پر وہ پانی بھر کر لاتا اور خیمے وغیرہ لادا کرتا اور کتا اُن کی پہرہ داری کرتا تھا۔ ایک دن لومڑی آئی اور مرغ کو پکڑ کر لے گئی، گھر والوں کو اس بات کا بہت دُکھ ہوا مگر وہ شخص نیک تھا تو اُس نے کہا: ”ہو سکتا ہے اِسی میں بہتری ہو۔“ پھر ایک دن بھیڑیا آیا اور گدھے کا پیٹ پھاڑ کر اُس کو مار دیا اِس پر بھی گھر والے رنجیدہ ہوئے مگر اُس شخص نے کہا: ”ممکن ہے اِسی میں بھلائی ہو۔“ پھر ایک دن کُتّا بھی مر گیا تو اُس شخص نے پھر بھی یہی کہا: ”ممکن ہے اِسی میں بہتری ہو۔“ اَبھی کچھ دن ہی گزرے تھے کہ ایک صبح اُنہیں پتا چلا کہ اُن کے اطراف میں آباد تمام لوگ قید کر لئے گئے ہیں اور صرف اِن کا گھر محفوظ رہا ہے۔ حضرت سَیِّدُنا مسروق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دیگر تمام لوگ کتوں، گدھوں اور مرغوں کی آوازوں کی وجہ سے ہی پکڑے گئے۔ لہٰذا تقدیرِ الٰہی کے مطابق اُن کے حق میں بہتری اُن جانوروں کی ہلاکت میں تھی۔

(احیاء العلوم، 5/173)(امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اِس واقعے کو بیان فرما کر لکھتے ہیں: جو **اللہ** پاک کے چھپے ہوئے فضل و کرم کو جان لیتا ہے وہ ہر حال میں اُس کے کاموں پر راضی رہتا ہے۔)

مَصائب میں کبھی حَرفِ شِکایت لَب پہ مت لانا وہ کر کے مُبتلا بندوں کو اپنے آزماتا ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

سب سے بڑا عبادت گزار:

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اللہ پاک کے ایسے ایسے صابِر بندے گُزرے ہیں جنہوں نے مصیبتوں کو اِس طرح گلے لگایا کہ اللہ پاک سے اُن کے ٹلنے کی دُعا کرنے کو بھی مقامِ تسلیم و رِضا کے خلاف جانا چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا یونُس عَلَیْہِ السَّلام نے حضرتِ سیّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام سے فرمایا، میں رُوئے زمین کے سب سے بڑے عابِد (یعنی عبادت گزار) کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ حضرتِ سیّدُنا جبرئیلِ امین آپ عَلَیْہِ السَّلام کو ایک ایسے شخص کے پاس لے گئے جس کے ہاتھ پاؤں جُذام کی وجہ سے گل کَٹ کر جُدا ہو چکے تھے اور وہ زَبان سے کہہ رہا تھا، یا اللہ پاک! تُو نے جب تک چاہا ان اَعضاء سے مجھے فائدہ بخشا اور جب چاہا لے لیا اور میری اُمّید صِرف اپنی ذات میں باقی رکھی، اے میرے پیدا کرنے والے! میرا تو مقصود بس تُو ہی تُو ہے۔ حضرتِ سیّدُنا یونُس عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا: اے جبرئیلِ امین! میں نے آپ کو نمازی روزہ دار شخص دِکھانے کا کہا تھا۔ حضرتِ سیّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے جواب دیا: اِس مصیبت میں مُبتلا ہونے سے قَبل یہ اَیسا ہی تھا، اَب مجھے یہ حُکم ملا ہے کہ اِس کی آنکھیں بھی لے لوں۔ چُنانچِہ حضرتِ سَیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے اشارہ کیا اور اُس کی آنکھیں نکل پڑیں! مگر عابِد نے زَبان سے وُہی بات کہی، "یا اللہ پاک! جب تک تُو نے چاہا اِن آنکھوں سے مجھے فائدہ بخشا اور جب چاہا انھیں

واپَس لے لیا۔ اے اللہ پاک! میری اُمّید گاہ صِرف اپنی ذات کو رکھا، میرا تو مقصود بس تُو ہی تُو ہے۔" حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے عابِد سے فرمایا، آؤ ہم تم ملکر دُعا کریں کہ اللہ پاک تم کو پھر آنکھیں اور ہاتھ پاؤں لوٹا دے اور تم پہلے ہی کی طرح عبادت کرنے لگو۔ عابِد نے کہا، ہر گز نہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا، آخِر کیوں نہیں؟ عابِد نے جواب دیا، جب میرے اللہ پاک کی رِضا اِسی میں ہے تو مجھے صِحّت نہیں چاہئے۔ حضرتِ سیِّدُنا یونُس عَلَیْہِ السَّلام نے فرمایا، واقِعی میں نے کسی اور کو اِس سے بڑھ کر عابِد نہیں دیکھا۔ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیلِ امین عَلَیْہِ السَّلام نے کہا: یہ وہ راستہ ہے کہ رِضائے الٰہی تک رسائی کیلئے اِس سے بہتر کوئی راہ نہیں۔ (رَوضُ الرِّیاحین ص۱۵۵)

جے سوہنا مرے دُکھ وِچ راضی   میں سکھ نُوں چُلّھے پاواں

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! صابِر ہو تو اَیسا! آخِر کون سی مصیبت ایسی تھی جو اُن بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے وُجُود میں نہ تھی حتّٰی کہ بِالآخِر آنکھوں کے چَراغ بھی بُجھا دیئے گئے مگر اُن کے صبر و اِستِقلال میں ذرّہ برابر فرق نہ آیا، وہ **"راضی بِرِضائے الٰہی"** کی اُس عظیم منزِل پر فائز تھے کہ اللہ پاک سے شفا طَلَب کرنے کے لئے بھی تیّار نہیں تھے کہ جب اللہ پاک نے بیمار کرنا منظور فرمایا ہے تو میں تندرُست ہونا نہیں چاہتا۔

سبحٰنَ اللہ! یہ اُنھیں کا حِصّہ تھا۔ ایسے ہی اہلُ اللہ کا مَقُولہ ہے: **نَحنُ نَفرَحُ بِالبَلاءِ کَمَا یَفرَحُ اَھلُ الدُّنیَا بِالنِّعَمِ** یعنی ہم بلاؤں اور مصیبتوں کے ملنے پر ایسے ہی خوش ہوتے ہیں جیسے اہلِ دنیا دُنیوی نعمتیں ہاتھ آنے پر خوش ہوتے ہیں۔ **یاد رہے!** مصیبت بسا اوقات مومن کے حق میں رَحمت ہوا کرتی ہے اور صَبر کر کے عظیم اَجر کمانے اور بے حساب جنَّت میں جانے کا موقع فراہم کرتی ہے۔

ایک کانٹے پر صَبر کا اَجر:

چُنانچہ صحابی ابنِ صحابی، جنّتی ابنِ جنّتی حضرتِ سَیِّدُنا عبداللہ بنِ عبّاس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اُس نے اسے پوشیدہ (یعنی چھپائے) رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ پاک پر حق ہے کہ اُس کی مغفِرت فرمادے۔ (مجمع الزوائد، ج ۱۰ ص ۴۵۰ حدیث ۱۷۸۷۲) ایک اور روایت میں ہے: مُسلمان کو مرض، پریشانی، رنج، اَذیّت اور غم میں سے جو مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی چُبھتا ہے تو اللہ پاک اُسے اس کے گناہوں کا کفّارہ بنادیتا ہے۔

(صحیح البخاری، ج ۴ ص ۳ حدیث ۵۶۴۱)

ہم آزمائیں گے:

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! اللہ پاک قرآن کریم میں پارہ 2 سورۂ بقرہ آیت 155 میں اِرشاد فرماتا ہے: وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِؕ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَۙ(۱۵۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر اور بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو۔

چُپ کر سِیں تاں موتی مِلسن، صَبر کرے تاں ہیرے   پاگلاں وانگوں رَولا پاویں ناں موتی ناں ہیرے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

بچھو کے کاٹنے پر صبر:

سلسلۂ عطّاریہ قادریہ کے عظیم بُزرگ حضرت سَیِّدُنا سَری سَقطی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے صبر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے صبر سے متعلق بیان شروع فرمادیا۔ اِسی دوران ایک بچھو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی ٹانگ پر مسلسل ڈنک مارتا رہا لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پُر سکون

رہے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ اِس موذی (یعنی تکلیف دینے والے) کو ہٹایا کیوں نہیں؟ فرمایا: مجھے اللہ پاک سے حیا آرہی تھی کہ میں صبر کا بیان کروں لیکن خود صبر نہ کروں۔

(اِحیاء العلوم، ۴/ ۲۱۵)

صبر کرنے والوں کے سردار:

جنّتی صحابی حضرت سَیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضرت سَیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام قیامت کے دِن صبر کرنے والوں کے سردار ہوں گے۔

(ابن عساکر، ذکر من اسمہ: ایوب، ایوب نبیّ اللہ، ۱۰/ ۶۶)

رِزق کے معاملے میں صبر:

امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی مبارک زندگی کی سب سے آخری کتاب **"منہاج العابدین"** میں فرماتے ہیں: (اللہ پاک کی عبادت سے روکنے میں مخلوق کے لیے) سب سے بڑی رُکاوٹ **"رِزق"** ہے لوگوں نے اِس کے لیے اپنی جانوں کو تھکا دیا، اِس کی فکر میں دِل اس قدر پڑ گئے کہ اپنی عمریں ضائع کر دیں اور اس کی وجہ سے بڑے بڑے گناہ کرنے سے بھی باز نہ آئے، رِزق کی فکر نے مخلوق کو اللہ پاک اور اُس کی عبادت سے دور کر کے دُنیا اور مخلوق کی خدمت میں لگا دیا ہے لہذا دُنیا میں انہوں نے غفلت، نقصان اور ذلت ورسوائی میں زندگی گزاری اور آخرت کی طرف خالی ہاتھ چل پڑے (ہیں)، اگر اللہ پاک نے اپنے فضل سے رحم نہ فرمایا تو وہاں اِنہیں حساب اور عذاب کا سامنا ہوگا۔ غور تو کرو کہ اللہ پاک نے رزق کے متعلق کتنی آیات نازل فرمائیں اور رزق دینے پر کتنا زیادہ اپنے وعدے، قسم اور ضمانت کا ذکر فرمایا، اِس سب کے باوجود لوگوں نے نیکی کا راستہ اختیار نہ کیا اور نہ ہی مطمئن ہوئے بلکہ وہ رزق کی وجہ سے مدہوشی کی

کیفیت میں ہیں اور انہیں یہی فکر کھائے جاتی ہے کہ کہیں صبح یارات کا کھانا نکل نہ جائے۔ (منہاج العابدین، اُردو، ص277 ملخصاً تسہیلاً)

ہے صبر تو خزانۂ فِردوس بھائیو! شِکوہ نہ عاشِقوں کی زَبانوں پہ آ سکے

صبر کا اعلیٰ ترین درجہ:

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! صبر کا اعلیٰ ترین دَرجہ یہ ہے کہ لوگوں کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر کیا جائے۔ **اللہ** پاک کے آخری رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: ”جو تم سے قطع تعلق کرے اُس سے صلہ رحمی سے پیش آؤ، جو تمہیں محروم کرے اُسے عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے اُسے معاف کرو۔“ اور حضرت سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: ”میں تم سے کہتا ہوں کہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہ دو۔ (اِحیاءُ العلوم، ۴/ ۲۱۵ ملخصاً)

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! صبر ایک کڑوی دوا اور ناپسندیدہ گھونٹ ہے مگر یہ بہت برکت والی شے، یہ فائدے والی چیزوں کو لاتی اور نقصان دہ چیزوں کو تم سے دور کرتی ہے اور جب دوا ایسی بہترین ہو تو عقلمند انسان خود پر زبردستی کر کے اِسے پی لیتا اور اس کی کڑواہٹ کو برداشت کرتا اور کہتا ہے: کڑواہٹ ایک لمحے کی اور راحت سال بھر کی ہے۔ (اِسی طرح) جب **اللہ** پاک کسی وقت تم سے دُنیا یا رزق کو روک دے تو تم کہو: اے نفس! **اللہ** پاک تیرے حال کو تجھ سے زیادہ جانتا ہے اور وہ تجھ پر سب سے زیادہ مہربان بھی ہے، جب وہ کتے کو گھٹیا ہونے کے باوجود روزی دیتا ہے بلکہ کافر کو اپنا دشمن ہونے کے باوجود کھلاتا ہے تو میں تو اُس کا بندہ، اُسے پہچاننے اور ایک ماننے والا ہوں تو کیا وہ مجھے ایک روٹی بھی نہیں دے سکتا؟ **اے نفس!** اچھی طرح جان لے کہ اس نے تجھ

سے رزق کسی بڑے فائدے کے لیے ہی روکا ہے اور عنقریب اللہ پاک تنگی کے بعد آسانی فرمائے گا پس تھوڑا صبر کر لے پھر تو اُس کی عالی شان قدرت کے عجائبات دیکھے گا۔

وہ کہ آفات میں مبتَلا ہیں جو گرفتارِ رنج و بلا ہیں
فضل سے اُن کو صبر و رِضا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علیٰ محمَّد

موت کی دُعا کرنا کیسا؟

پیارے پیارے اِسلامی بھائیو! بعض لوگ مصیبت سر پر آجانے پر موت کی دُعا مانگنے لگتے ہیں بلکہ بعض نادان قرضدار کے بار بار تقاضا کرنے یا دُنیاوی تعلیم حاصل کرنے والا طالبعلم امتحان میں فیل ہو جانے یا بزنس میں بہت بڑا نقصان ہو جانے یا پسند کی جگہ پر شادی نہ ہونے پر خود کُشی کر لیتے ہیں ہر گز کبھی بھی اِس گُناہ کی طرف نہ جائیے، یاد رکھئے! خود کُشی گناہِ کبیرہ حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے، خود کُشی کرنے والے شاید یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری جان چُھوٹ جائے گی! حالانکہ اس سے جان چھوٹنے کے بجائے ناراضیٔ ربُّ العزّت کی صورت میں نہایت بُری طرح پھنس جاتی ہے۔ خدا کی قسم! خود کُشی کا عذاب برداشت نہیں ہو سکے گا۔ رضائے الٰہی پر راضی رہئے صبر کیجئے اور اَجر کمائیے۔ **اور ہاں!** رَنج و مصیبت سے گھبرا کر موت کی تمنا کرنا ممنوع ہے۔ ہاں شوقِ وصلِ الٰہی (یعنی اللہ پاک سے مُلاقات) صالحین (یعنی نیک بندوں) سے ملنے کے اِشْتِیاق (یعنی شوق) دینی نقصان یا فتنے میں پڑنے کے خوف سے موت کی تمنا کرنا جائز ہے۔

موت کی دُعا کب کر سکتے ہیں؟

والدِ اعلیٰ حضرت، علامہ مولانا مفتی نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب دین

میں فتنہ دیکھے تو اپنے مرنے کی دعا جائز ہے۔(فضائلِ دُعا، ص182، مکتبۃ المدینہ)

"بہارِ شریعت" کے مصنف، حضرت مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُاللہِ عَلَیۡہِ فرماتے ہیں: مرنے کی آرزو کرنا اور اِس کی دعا مانگنا مکروہ ہے، جبکہ کسی دنیوی تکلیف کی وجہ سے ہو، مثلاً تنگی سے بسر اوقات ہوتی ہے یا دشمن کا اندیشہ ہے مال جانے کا خوف ہے اور اگر یہ باتیں نہ ہوں بلکہ لوگوں کی حالتیں خراب ہو گئیں معصیت میں مبتلا ہیں اسے بھی اندیشہ ہے کہ گناہ میں پڑ جائے گا تو آرزوئے موت مکروہ نہیں۔(بہارِ شریعت ۳/۶۵۸) حدیثِ پاک میں ہے: تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے مگر جب کہ نیکی کرنے پر اعتماد نہ رکھتا ہو۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منقول ہے: **اِذَا اَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَیْكَ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ**، یعنی اے اللہ پاک! جب تُو کسی قوم کے ساتھ عذاب و گمراہی کا اِرادہ فرمائے تو (اُن کے بُرے اعمال کے سبب) مجھے بغیر فتنے کے اپنی طرف اُٹھا۔(سنن الترمذی، الحدیث: ۳۲۴۶، ج۵، ص۱۶۱)

اللہ! اِس سے پہلے ایماں پہ موت دیدے ۔۔۔ نقصاں مرے سبب سے ہو سنّتِ نبی کا

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب! ۔۔۔ صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
درود شریف کی فضیلت	1	ایک کانٹے پر صبر کا اجر	13
صابر و شاکر بوڑھا	1	صبر کرنے والوں کے سردار	14
صبر و نماز سے مدد چاہو	6	صبر کا اعلیٰ ترین درجہ	15
صبر کی اقسام اور حکم	8	موت کی دعا کرنا کیسا؟	16
سب سے بڑا عبادت گزار	11	☆☆☆	

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

راہِ خدا میں سر درد پر صبر کی فضیلت

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جو اللہ پاک کی راہ میں سر درد میں مبتلا ہو پھر اُس پر صبر کرے تو اُس کے پچھلے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔

(مسند البزار، ج6ص413حدیث:2437)

978-969-722-139-4
01082101

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92   0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net